Fikr-o-Nasar (Islamabad) 6:3 (1968)

پروفیسر ابوشہاب رفیع اللہ

قسط نمبر ۱

مولانا مودودی کی کتاب

"اسلام اور ضبطِ ولادت" پر ایک نظر

خاندانی منصوبہ بندی نے اس وقت جو عالمگیر اہمیت حاصل کر لی ہے، اس سے شائد ہی کوئی ہوشمند انسان بے خبر ہو۔ اس کی موافقت اور مخالفت میں طرح طرح کے دلائل دیئے جا رہے ہیں۔ ایک اسلامی ملک ہونے کی وجہ سے ہمارے ہاں مخالفین کو ایک مزید اعتراض ہاتھ لگ گیا کہ شریعت اسلامی اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی۔ اس بارے میں ان حضرات کے دلائل کیا ہیں؟ اس کے لئے ہم خاندانی منصوبہ بندی کے سب سے بڑے مخالف امیر جماعت اسلامی پاکستان مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب "اسلام اور ضبط ولادت" پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے مذکورہ بالا کتاب کا آٹھواں ایڈیشن ہے جو اسلامک پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ دو صد صفحات پر مشتمل ہے اور غالباً مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ شرعی دلائل کی تلاش میں راقم نے اس کتاب کو شروع سے لے کر آخیر تک کئی مرتبہ مطالعہ کیا، لیکن ان دو صد صفحات میں سے بمشکل آٹھ دس صفحات پر گول مول الفاظ میں کچھ شرعی دلائل نظر آئے۔ یہ گول مول کے الفاظ میں نے اس لئے استعمال کئے ہیں کہ اس بارے میں سلف صالحین سے جو واضح فیصلے منقول ہیں، ان کا ایک لفظ بھی ان کی کتاب کے صفحات کی زینت نہیں بن سکا۔ ان چند صفحات کو چھوڑ کر باقی تمام کتاب اہل مغرب کے ان لوگوں کے اقوال پر مشتمل ہے جو اپنے اپنے وقت میں خاندانی منصوبہ بندی کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ ان اقوال کو جمع کرتے وقت اس امر کا بھی خیال نہیں کیا گیا کہ ان میں سے اکثر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ قارئین اس تضاد کی جھلکیاں آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔ کتاب کے مواد کے لحاظ سے کتاب کے موجودہ نام "اسلام اور ضبط ولادت" سے خواہ مخواہ اکثر ذہنوں میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس کا عنوان "خاندانی منصوبہ بندی کے مخالف اہل مغرب کے اقوال" ہوتا تو شائد زیادہ مناسب رہتا۔

کیا اہلِ مغرب کے اقوال شرعی حجت ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا مودودی نے خاندانی منصوبہ بندی کی مخالفت میں اہلِ مغرب کے جو اتنے اقوال جمع کر دیئے ہیں۔

(جنہیں اگرچہ اہلِ مغرب کے دوسرے اہلِ قلم ردّ کر چکے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے) اگر بالفرض وہ صحیح بھی ہوں تو کیا وہ ان کے نزدیک شرعی حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ بالکل ایک ایسے ہی جدید مسئلہ یعنی انشورنس کے بارے میں جو اہلِ مغرب ہی کا پیدا کردہ ہے، مولانا نے اس کی افادیت کے قائل ہو جانے کے باوجود اس کا شرعی جواز تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کی تفصیل انہی کی زبانی سنیئے:۔ "بے شک موجودہ زمانے میں انشورنس کی بڑی اہمیت ہے اور ساری دنیا میں اس کا چلن ہے۔ مگر نہ اس دلیل سے کوئی حرام چیز حلال ہو سکتی ہے اور نہ کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے، وہ سب حلال ہے۔ یا اسے اس بنا پر حلال ہونا چاہیئے کہ دنیا میں اس کا چلن ہو گیا ہے۔ ایک مسلمان قوم ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہر جائز و ناجائز میں فرق کریں اور اپنے معاملات کو جائز طریقوں سے چلانے پر اصرار کریں"[۱]

جب مولانا مودودی کے نزدیک اہلِ مغرب کے ہاں ثابت شدہ مفید مسائل بھی قابلِ حجت نہیں تو معلوم نہیں زیرِ تبصرہ کتاب کا سارا دارومدار انہی اہلِ مغرب کے اقوال پر کیوں منحصر کر دیا۔

آئندہ صفحات میں ہم مولانا کے تمام دلائل کا، چاہے وہ شرعی ہیں یا اہلِ مغرب کے نقل کردہ اقوال تفصیلی جائزہ پیش کرتے ہیں۔ پہلے شرعی دلائل کی حقیقت ملاحظہ ہو:۔

قرآن اور خاندانی منصوبہ بندی مولانا مودودی اپنی کتاب کے صفحہ ۱۳۰ پر فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں جو حضرات ضبطِ ولادت کے مؤید ہیں، ان کو اپنی تائید میں قرآن مجید سے ایک لفظ بھی نہیں مل سکتا۔"

اتنے "بڑے عالمِ دین" کا یہ دعویٰ ملاحظہ ہو۔ اور پھر اس کی حقیقت دیکھیئے:۔ صحابہ کرام سے لے کر حنفی فقہ کے بانی امام اعظم اور خود ماضی قریب تک کے اہلِ علم یعنی شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی قرآن مجید کی مختلف آیات سے اس کا جواز ثابت کرتے آئے ہیں۔ احکام القرآن کے مصنف قاضی ابوبکر جصاص نے امام اعظم ، امام ابو حنیفہ اور حنفی مذہب کا مسلک ان الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

"وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ قَوْلِہٖ (نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ) قَالَ کَیْفَ شِئْتَ اِنْ شِئْتَ عَزْلاً

---

[۱] ترجمان القرآن بابت اگست ۱۹۶۲ء بحوالہ رسائل و مسائل حصہ سوم صفحہ ۳۱۴

او غیر عزلٍ رواہُ ابو حنیفۃ عن کثیر الرباح الاصم عن ابن عمر وروی نحوہٗ عن ابن عباس"[۲]

(نساءکم حرث لکم) تمہاری عورتیں تمہارے لئے بمنزلہ کھیتیاں ہیں، کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ چاہے عزل[۳] کرو یا نہ کرو۔ امام ابو حنیفہ نے کثیر الرباح الاصم سے اور انھوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے)۔

پھر ساتھ ہی حنفی مذہب کا مسلک ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں :۔

" وھذا عندنا فی ملک الیمین و فی الحرۃ اذا اذنت فیہ وقد روی ذلک علی ما ذکرنا من مذھب اصحابنا عن ابی بکر و عمر و عثمان و ابن مسعود و آخرین غیرھم" (ہمارے نزدیک یہ عام اجازت صرف لونڈی تک مخصوص ہے۔ آزاد بیوی سے عزل کرنے کے لئے اس کی اجازت کی ضرورت ہے۔ حنفی مذہب کا مسلک حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے صحابہ سے مروی ہے۔)

امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر حضرت ابن عباس کا مسلک یوں نقل فرماتے ہیں :۔ قال ابن عباس المعنی ان شاء عزل وان شاء لم یعزل وھو منقول عن سعید بن المسیب[۴] (حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ چاہے عزل کرو یا نہ کرو یہی تفسیر حضرت سعید بن المسیب سے بھی منقول ہے)

امام شافعیؒ کا استدلال

امام شافعیؒ اس مطلب کے لئے " فانکحوا ما طاب لکم من النساء" والی آیت سے استدلال فرماتے ہیں۔ امام صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ایک بیوی تک محدود رہنے کا مقصد یہ بیان فرماتے ہیں تاکہ تم زیادہ عیال دار نہ ہو جاؤ۔ وقد حکی عن الامام الشافعی انہ فسر ان لا تعیلوا بان لا تکثر عیالکم[۵] (امام شافعی نے "ان لا تعولوا" کی یہ تفسیر بیان فرمائی ہے تاکہ تم زیادہ عیال نہ ہو جاؤ۔)

---

[۲] احکام القرآن مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۳۱۶-۳۱۷۔ [۳] مفتی محمد شفیع صاحب نے اس کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔" اس کی جو صورت اس زمانے میں معروف تھی، اسے عزل کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسی صورت اختیار کرنا جس سے مادۂ تولید رحم میں نہ پہنچنے پائے۔ خواہ مرد کوئی صورت اختیار کرے یا عورت تخم رحم کو بند کرنے کی کوئی تدبیر کرے"۔ [۴] تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۳۵۴ [۵] روح المعانی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ

بڑے بڑے مفسرین نے جن میں امام فخر الدین رازی اور علامہ الوسی صاحب تفسیر کبیر شامل ہیں، نہ صرف اس تفسیر کو تسلیم کیا ہے بلکہ مختلف وجوہات بیان کرنے کے بعد اسے قابل ترجیح قرار دے کر مخالفین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے۔ ان تمام تفصیلات کو نقل کرنے کی تو یہاں گنجائش نہیں۔ صرف اسی عبارت کو نقل کرتے ہیں، جس کے ساتھ امام فخر الدین رازی نے اس بحث کو ختم کیا ہے:-

فثبت بهذه الوجوه انّ الذی ذکره امام المسلمین الشافعی فی غاية الحسن وان الطعن لا یصدر الا عن کثرة الغباوة وقلّة المعرفة ؎۶ (ان تمام دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو تفسیر امام شافعیؒ نے بیان کی ہے، وہ عمدہ ترین ہے۔ اور جن لوگوں نے آپ پر اس بارے میں اعتراض کئے، وہ جہالت اور کم عقلی پر مبنی ہیں)

شاہ عبدالعزیزؒ کا استدلال

برّصغیر کے ایک جید عالم دین شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ نے ضبط ولادت کے جواز کا استدلال سورۃ التکویر کی آیت" واذا الموؤدة سئلت " سے فرمایا ہے۔ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کے بعد لکھتے ہیں:- وتجویز عزل بروایات صحیحہ مشہور راست لا شبہۃ فیہا واستعمال دوائے قبل از جماع یا بعد ازاں کہ مانع از انعقاد نطفہ گردد نیز مانند عزل جائز است۔ ؎۷ (صحیح اور مشہور احادیث کی بنا پر عزل کا جواز ثابت ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں اور ضبط ولادت کے لئے جماع سے پہلے یا اس کے بعد دواء وغیرہ کا استعمال بھی اسی طرح جائز ہے۔)

صحابہ کرام اور سلف صالحین کی ان تفسیروں کو دیکھیے اور پھر فاضل مصنف کا یہ دعویٰ کہ اس کی تائید میں قرآن مجید سے ایک لفظ بھی نہیں ملتا۔

احادیث سے غلط استدلال

اس کے بعد فاضل مصنف لکھتے ہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی کے حامی احادیث سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ احادیث کی تشریحی بحث میں الجھے بغیر ہم یہی کافی سمجھتے ہیں کہ وہ مفہوم بیان کر دیں جو سلف صالحین نے ان احادیث کو سامنے رکھ کر سمجھا ہے۔ قارئین حنفی فقہ اور شاہ عبدالعزیز کے استدلال تو ابھی ابھی ملاحظہ فرما چکے ہیں، ان حضرات کا حدیث کا علم یقیناً کتاب" اسلام اور ضبط ولادت" کے فاضل مصنف سے زیادہ ہوگا۔ جبکہ اس فہرست میں بہت سے اجلّ صحابہ کے نام بھی ہوں۔ ضبط ولادت کی جو وضاحت خود صحابہ کرام سے منقول ہے، صاحب فتح الباری نے

؎۶ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۰۵ ؎۷ تفسیر عزیزی مطبوعہ فتح الکریم بمبئی ۱۸۸۹ء

لیے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:۔ فعلناہٗ فی زمن التشریع ولو کان حرامًا لم نقر علیہ والی ذلک یشیر قول ابن عمر کنا نتقی الکلام والانبساط الی نسائنا ھیبۃ ان ینزل فینا شیٔ علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات النبی صلعم تکلمنا وانبسطنا۔ [8] (ہم نے دورِ رسالت میں اس پر عمل کیا اور اگر یہ حرام ہوتا تو ہمیں اس سے روک دیا جاتا۔ (حالانکہ صحابہ کرام کی احتیاط کا یہ عالم تھا) جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ رسالت میں ہم اس خوف سے کہ مبادا ہمارے متعلق قرآن مجید میں کوئی حکم نازل نہ ہو جائے، اپنی بیویوں سے کھل کر بات کرنے اور ہنسنے سے بھی کتراتے تھے۔ ہم نے آپؐ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہی ایسا کیا۔)

خاندانی منصوبہ بندی کی اجتماعی تبلیغ

اس سے بھی بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام جہاں بھی کثرتِ آبادی کو محسوس کرتے تھے، خاندانی منصوبہ بندی کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ مشہور اسلامی سپہ سالار و صحابی رسولؐ حضرت عمرو بن العاصؓ نے جب اہل مصر کی کثرتِ آبادی دیکھی تو انھوں نے ان الفاظ میں ان کو خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کی تلقین کی: یامعشر الناس ایاکم وخلالاً اربع فانھا تدعوا الی النصب بعد الراحۃ والی الضیق بعد السعۃ والی المذلۃ بعد العزۃ ایاکم وکثرۃ العیال واخفاض الحال وتضیع المال والقیل بعد القال من غیر درک ولا نوال۔ [9] (اے لوگو! چار عادات سے بچو۔ کیونکہ یہ آرام کے بعد تکلیف کی طرف لے جاتی ہیں۔ فراخی رزق کے بعد موجب تنگی ہوتی ہیں اور عزت والے کو ذلیل کرتی ہیں۔ (۱) تم کثرتِ عیال سے بچو (یعنی خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرو) (۲) گھٹیا معیار زندگی سے بچو۔ (۳) مال و دولت ضائع نہ کرو۔ (۴) اور فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔)

ہمارے علماء کرام کا کہنا ہے کہ اس وقت عالمِ اسلام میں ۹۸ فیصدی آبادی قرآن و حدیث کی اسی تعبیر کو معتبر سمجھتی ہے، جو فقہ کے مذاہب اربعہ کے آئمہ سے منقول ہو۔ ضبط ولادت کے بارے میں حنفی مذہب کا مسلک تو گزر چکا ہے۔ خوش قسمتی سے یہ مسئلہ ان اہم مسائل میں سے ایک ہے جس پر چاروں آئمہ کے مذاہب کا اتفاق ہے۔ امام ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں چاروں آئمہ کا اس کے جواز پر اتفاق نقل کرتے ہیں، لکھتے ہیں: "اما العزل فقد حرمہ طائفۃ لکن الآئمۃ الاربعۃ علی جوازہٖ باذن المرأۃ۔ [10] (کچھ اہل علم نے عزل کے جواز

---

[8] فتح الباری۔ ابن حجر عسقلانی مطبوعہ مصر جلد ۹ صفحہ ۲۶۷۔ [9] فتوح مصر لابن حکیم صفحہ ۱۳۹، والنجوم الزاھرۃ فی اخبار مصر القاھرۃ، جلد اوّل صفحہ ۷۲ [10] مختصر الفتاویٰ المصریہ

کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن مذاہب اربعہ کے آئمہ کے نزدیک یہ بیوی کی اجازت سے جائز ہے)

صحابہ کرام اور فقہائے عظام کی تشریح کے ساتھ حضور صلعم کی اس دعا کو بھی سامنے رکھیئے جو آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے :۔

اللھم انی اعوذ بك من جھد البلاء (رواہ الشیخان والنسائی عن ابی ھریرۃ)۔ (اے اللہ! میں جہد البلاء سے تیری پناہ چاہتا ہوں (امام بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے) حضور صلعم نے بعد میں جہد البلاء کی تشریح یوں فرمائی :۔ قلّة المال وکثرة العیال (یعنی مال کی کمی اور اولاد کی کثرت)

اس کے مقابلے میں فاضل مصنف کی تحقیق سامنے لائیے کہ احادیث سے غلط استدلال کیا جا رہا ہے۔ صحابہ کرام اور فقہاء عظام کی تشریح کو تسلیم کیا جائے یا ان کے مقابلے میں فاضل مصنف کی نادر تحقیق کو۔ حنفی فقہ کی کتابوں میں اس بارے میں اتنا کچھ تفصیل سے منقول ہے کہ اگر صرف اسی کو جمع کر دیا جائے تو سینکڑوں صفحات کی کتاب مرتب ہو جائے۔ لیکن اختصار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ان میں سے آخری اور معتبر ترین کتاب "فتاوی عالمگیریؒ" کا فیصلہ نقل کیا جاتا ہے جو پانچ سو علماء نے حنفی فقہ کی تمام کتابوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا تھا :۔

"اور عزل کے یہ معنی ہیں کہ عورت سے دخول کر کے انزال کے وقت علیحدہ ہو کر باہر انزال کرے۔ پس اگر آزاد عورت ہے اور اس کی رضامندی سے عزل کیا تو کچھ مکروہ نہیں۔ اور مشائخ نے فرمایا کہ اس طرح عورت کو بھی اختیار ہے کہ اسقاط حمل کی تدبیر و معالجہ کرے۔ تاوقتیکہ نطفہ کی کچھ خلقت ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اور یہ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ ایک سو بیس روز پورے نہ ہوئے ہوں۔"[1]

آجکل اس مطلب کے لئے سب سے موثر طریقہ I U D تصوّر کیا جاتا ہے۔ اس زمانے کے مطابق رحم کا منہ سی دینا اس کی غیر ترقی یافتہ شکل تھی جس کی فقہاء نے واضح الفاظ میں اجازت دی ہے (ملاحظہ ہو فتاوی شامی جلد ۲ صفحہ ۳۹۰) —— یہ ہیں اختصار کے ساتھ شرعی دلائل جن کا ایک لفظ بھی فاضل مصنف کی کتاب کی زینت نہیں بن سکا۔ حالانکہ جیسا کہ انھوں نے کتاب کا نام رکھا ہے۔ ان کا یہ اخلاقی فرض تھا کہ وہ ان تمام دلائل کو سامنے رکھ کر ان کا جواب دینے کی کوشش کرتے۔ ("اہل مغرب کے اقوال" پر بحث اگلی قسط میں آئے گی۔)

---

[1] فتاوی عالمگیری اردو ترجمہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۷